بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۳/۳۸ | بدھ ۲۸ شعبان ۱۴۰۴ھ ؛ ۳۰ ہجرت ۱۳۶۳ش ؛ ۳۰ مئی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۲۴

اخبار احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۹ ہجرۃ / مئی / حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ خدا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

● محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہ مطلع فرماتی ہیں کہ:۔

"پرسوں کسی عزیز نے راولپنڈی سے اطلاع دی ہے کہ میری بھتیجی عزیزہ شوکت جہاں سلمہا بنت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیمار ہیں۔ احباب سے عزیزہ موصوفہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تمام پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین!"

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

مومن کا کام ہے کہ استقلال اور صبر سے دعا میں لگا رہے

اللہ تعالیٰ کی محبت میں وفاداری کے ساتھ فنا ہو کر دعا کرے تو قبولیت حاصل ہوتی ہے

وہ قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے مگر نتیجہ کے حاصل ہونے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے!

"یاد رکھو دعا جیسی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے مومن کا کام ہے کہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے اور اس استقلال اور صبر کے ساتھ دعا کرے کہ اس کو کمال کے درجہ تک پہنچا دے اپنی طرف سے کوئی کمی اور دقیقہ فروگذاشت نہ کرے اور اس بات کی بھی پرواہ نہ کرے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا بلکہ: ؎

گر نباشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

جب انسان اس حد تک دعا کو پہنچاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس دعا کا جواب دیتا ہے جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے ادعونی استجب لکم۔ یعنی تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ اور تمہاری دعا قبول کروں گا۔ حقیقت میں دعا کرنا بڑا ہی مشکل ہے۔ جب تک انسان پورے صدق و وفا کے ساتھ اور صبر اور استقلال سے دعا میں لگا نہ رہے تو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں جو دعا کرتے ہیں۔ مگر بڑی بے دلی اور عجلت سے چاہتے ہیں کہ ایک ہی دن میں ان کی دعا مثمر بہ ثمرات ہو جاوے۔ حالانکہ یہ امر سنت اللہ کے خلاف ہے اس نے ہر کام کے لئے اوقات مقرر فرمائے ہیں اور جس قدر کام دنیا میں ہو رہے ہیں وہ تدریجی ہیں۔ اگرچہ وہ قادر ہے کہ ایک طرفۃ العین میں جو چاہے کر دے اور ایک کُن سے سب کچھ ہو جاتا ہے مگر دنیا میں اس نے اپنا یہی قانون رکھا ہے اس لئے دعا کرتے وقت آدمی کو اس کے نتیجہ کے ظاہر ہونے کے لئے گھبرانا نہیں چاہیئے۔"

اپنی زبان میں دعا کرنے کی حکمت:

"یہ بھی یاد رکھو دعا اپنی زبان میں بھی کر سکتے ہو بلکہ چاہیئے کہ مسنون ادعیہ کے بعد اپنی زبان میں انسان دعا کرے کیونکہ اس زبان میں وہ پورے طور پر اپنے خیالات اور حالات کا اظہار کر سکتا ہے اس زبان میں وہ قادر ہوتا ہے دعا نماز کا مغز اور روح ہے اور رسمی نماز جب تک اس میں روح نہ ہو کچھ نہیں اور روح کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گریہ و بکا اور خشوع و خضوع ہو اور یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حالت کو بخوبی بیان کرے اور ایک اضطراب اور قلق اس کے دل میں ہو اور یہ بات اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی۔ جب تک اپنی زبان میں انسان اپنے مطالب کو پیش نہ کرے۔ غرض دعا کے ساتھ

(باقی صفحہ پر)

رمضان المبارک اور مربیان کی ذمہ داری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک اپنی برکات کے ساتھ آ رہا ہے جملہ مربی صاحبان اپنے اپنے مراکز میں قیام کر کے حسب معمول درس قرآن کریم کا اہتمام کریں اور درس شروع کر کے ہفتہ وار رپورٹ نظارت ہذا میں رپورٹ کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

وقف جدید کے

- نئے مجاہدین
- نئی مجاہدات

جو بچہ یا بچی کم از کم ایک صد روپیہ چندہ وقف جدید ادا کرے اسے وقف جدید کا نئا مجاہد یا نئی مجاہدہ لکھتے ہیں۔ اور اس بچے، بچی کا نام معہ ولدیت و پتہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی غرض سے پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سعادت کے حصول کی توفیق عطا فرمائے

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۲۸ شعبان ۱۴۰۴ھ
۳۰ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

نزولِ رحمتِ باری کے دو خاص طریق

ہم قرآن مجید کی رُو سے واضح کر چکے ہیں کہ انسان ہر گھڑی اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کا محتاج ہے۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے نزولِ رحمت کے دو طریق مقرر کئے ہیں ایک طریق اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الاعراف آیت ۵۷) کی رُو سے مجاہدہ کا طریق ہے جس میں انسان اعمالِ حسنہ بجا لا کر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس ذریعہ سے اپنے آپ کو رحمتِ خداوندی کا مورد بنا کر عنداللہ فائز المرام قرار پاتا ہے۔

دوسرا طریق لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ (البقرہ آیت ۱۵۶) کی رُو سے ابتلاؤں اور آزمائشوں میں صبر و ثبات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا طریق ہے۔ اس طریق میں اللہ تعالیٰ صبر و ثبات کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والوں کو اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ (البقرہ ۱۵۸) کی رُو سے اپنی عنایتوں اور رحمتوں کا بطورِ خاص مورد بناتا ہے اور ان کے لئے ترقیات کے دروازے کھول کر انہیں دنیا میں غالب کر دکھاتا ہے۔

آج ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ رحمتِ خداوندی کے حصول کے ان دونوں قرآنی ذرائع پر سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتب و ملفوظات میں بہت مسحور کن انداز میں روشنی ڈال کر ہمیں ان ہر دو ذرائع سے فائدہ اٹھانے اور اپنے آپ کو رحمتِ خداوندی کا مورد بنانے کی تلقین فرمائی ہے چنانچہ حضرت اقدس اپنی کتاب "انجام آتھم" میں ان ہر دو ذرائع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ولا يلقّٰى نعماءه إلّا الّذى اختار الشدائد على النعماء وآثر الآلام على الآلاء۔ وصبر على انواع الباساء لرضاء ربّ العالمين۔ فالذين وصلوا هذه السعادة وبلغوا الشرف والسّيادة فهم قومان عند الربّ المنّان۔ منهم قوم يجاهدون فى الله باموالهم وانفسهم۔ ويؤتون فى سبيل الله كل احبّهم وانفسهم۔ ويشرون نفوسهم ابتغاء مرضات الله۔ ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة۔ ويبيتون لربّهم سجدًا وقياماً وباكين۔ ولا يفرطون فى حظّ انفسهم بل ينفقون اموالهم فى مراضى الله ويعيشون كالفقراء والمساكين۔ وقوم آخرون يتولّى الله امر نجاتهم ويفعل بهم امورًا ما كان لهم ان يفعلوها لنجات انفسهم۔ فيصب عليهم مصائب وشدائد وانواع النائبات۔ ويبتليهم بنقص من الاموال والانفس والثمرات۔ ثم يرحمهم بذالك وينزل عليهم صلوٰته وانواع البركات كما ينزل على اهل الباقيات الصّالحات ويلحقهم بقوم محبوبين وتحسب تلك الآفات عبادة منهم ومجاهدة من عند انفسهم بما صبروا عليها مستقيمين۔

(انجام آتھم صفحہ ۱۲۴، صفحہ ۱۲۵)

ترجمہ:۔ اور اس کی نعمتیں نہیں دی جاتیں مگر اس کو جو رب العالمین کی رضا حاصل کرنے کے لئے نعمتوں کو چھوڑ کر مصیبتوں کو اختیار کرے اور آسائش پر درد کو ترجیح دے اور ہر قسم کے مصائب پر صبر کرے۔ پس وہ لوگ جو اس سعادت تک پہنچ جاتے ہیں اور اس شرف اور سرداری کو حاصل کر لیتے ہیں وہ اس نہایت درجہ احسان کرنے والے رب کے نزدیک دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہ ہیں جو اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اور اللہ کے راستے میں اپنی محبوب سے محبوب اور پیاری سے پیاری چیزوں کو دے ڈالتے ہیں اور اپنے نفوس کو اللہ کی رضاجوئی میں خرچ کر دیتے ہیں اور اس کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں گو ان پر تنگی بھی ہو، اور راتیں اپنے رب کے لئے سجدہ میں اور قیام میں روتے ہوئے گزارتے ہیں اور اپنے نفسوں کی لذت حاصل کرنے میں زیادتی نہیں کرتے بلکہ اپنے اموال کو اللہ کی رضاجوئی میں خرچ کرتے ہیں اور فقراء اور مساکین کی طرح رہتے ہیں۔ اور ایک دوسری قسم کے لوگ ہوتے ہیں جن کی نجات کا اللہ متولی ہو جاتا ہے اور ان کے لئے ایسے کام کرتا ہے کہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ خود اپنے نفسوں کی نجات کے لئے وہ کام کریں۔ پس وہ ان پر مصائب اور شدائد اور قسم قسم کی تکالیف ڈالتا ہے اور ان کو اموال اور انفس اور ثمرات کی کمی سے آزماتا ہے۔ پھر اسی وجہ سے ان پر رحم کرتا ہے اور اپنی خاص رحمتیں اور قسم قسم کی برکات ان پر نازل کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ نیک لوگوں پر نازل کرتا ہے اور ان کو محبوب قوم کے ساتھ شامل کر دیتا ہے، اور ان آفات کو ان کی طرف سے عبادت اور ان کے نفسوں کا مجاہدہ خیال کر لیتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس پر استقامت اختیار کی۔ (ترجمہ ختم)

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ مصائب و شدائد اور قسم قسم کی تکالیف ان بندوں پر ہی لایا کرتا ہے جو اس کے اپنے ہوتے ہیں اور انہیں وہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازنا چاہتا ہے۔ ان کی وہ صبر و استقامت جو وہ مصائب و شدائد پر دکھاتے ہیں اس کے ہاں عبادت اور مجاہدہ شمار ہوتی ہے۔ ان کا صبر اور ان کی استقامت رحمتوں کا دروازہ کھولنے کا موجب ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اپنے بندوں پر خدا تعالیٰ جو مصائب و شدائد لاتا ہے وہ برنگِ سزا نہیں بلکہ برنگِ انعام ہوتے ہیں اور ان کی خوش بختی پر دلالت کرتے ہیں ؂

مطالباتِ تحریکِ جدید

سادہ زندگی بسر کریں۔
نوجوان خدمتِ دین کے لیے زندگیاں وقف کریں۔
رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لیے وقف کریں۔
پنشنر اصحاب اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لیے پیش کریں۔
اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔

(قیادت تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات

کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا

مکرم مرزا عبدالحی چغتائی ابن مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی ـــــ ربوہ ۔

دعا ایک ایسا عظیم ہتھیار ہے جسے مذہب کی طرف منسوب ہونے والا اور خصوصاً دین حق کا پیروکار کبھی نظر انداز نہیں کرتا اور نہ ہی کر سکتا ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں بڑے حیرت انگیز اور ایمان افروز واقعات دیکھنے میں آتے ہیں۔ ایسی صورت میں جبکہ تمام دنیاوی طاقتیں اور قوتیں بیکار ہو جاتی ہیں اور کسی قسم کی کوشش کارگر ثابت نہیں ہوتی اور دل مایوس ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں جب ایک بے کس بے یار و مددگار اور مظلوم انسان بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر دعائیں کرتا ہے اور وہ بھی ایسی کہ عرش کے کنگرے بھی لرزنے لگیں، ایسے وقت میں رحمتِ خداوندی جوش میں آتی ہے اور وہ قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا اپنے کمزور ضعیف عاجز اور حقیر بندے کی دعا اپنے وعدے کے مطابق ضرور سنتا ہے اور نصرت فرماتا ہے اس نے خود فرمایا ہے۔

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ - (البقرہ)

یعنی جب کوئی شخص کامل تڑپ اور سوز و گداز کے ساتھ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہوں دعا کی تاثیرات کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نہایت ہی اعلیٰ ارشادات فرمائے ہیں اور دعا کی فلاسفی کی اس رنگ میں وضاحت اور تشریح فرمائی ہے کہ روح عش عش کر اٹھتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"..... میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں دشمنوں کے منصوبے سے بچا لیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد ۷)

ٹوٹے کاموں کو بنا دے جب نگاہِ فضل ہو
پھر بنا کر توڑ دے اک دم میں کر دے تار تار

مامورین اور ان کے متبعین کو عطا کیا جانے والا یہ آسمانی حربہ دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا کر کے رکھ دیتا ہے اور روحانی اعتبار سے لوگوں کے دلوں کو جیتنے کا موجب بنتا ہے اور روحانی فتح کے حصول کا یہی ایک طریق ہے۔

آسمانی حربہ

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"پس جان لو کہ دعا ہی وہ حربہ ہے جو مجھے اس زمانہ کو فتح کرنے کے لیے آسمان سے دیا گیا ہے۔ اور اے دوستو! تم ہرگز کامیاب نہیں ہو گے مگر اس حربہ کے ساتھ.....

اور دعا کی حقیقت یہ ہے کہ (بندہ) تکلیف کے دور ہونے کے لیے ساری ہمت اور صدق اور صبر کے ساتھ اللہ کی طرف آئے.....

اور سب سے بڑی کرامت قبولیتِ دعا ہی ہوتی ہے آفات کے وقت۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

پھر فرمایا:۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اُسے برباد نہیں کیا کرتا۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۳۰۹)

حضرت بانیٔ سلسلہ نے احباب جماعت کو "دعا" کرنے کی طرف بہت توجہ دلائی آپ کی کتب میں جگہ جگہ اس کے متعلق بہت سے ارشادات ملتے ہیں احباب کو نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لیے کھولی جائے گی۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۱)

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

دعا دولت ہے

دعا ایک ایسا انعام ہے اور ایک ایسی زبردست طاقت ہے کہ وہ تمام ایسے کام جو انسانی طاقت سے باہر ہیں اور ایسی وہ تمام دشوار منزلیں جنہیں انسان طے کرنے کا سوچ کر ہی گھبرا جاتا ہے وہ اس طاقت یعنی "دعا" کے ذریعہ بآسانی طے ہو سکتی ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعا سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا۔ اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لیے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے یہی دعا اسکے لیے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۹۳)

پھر فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ جو تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے سب سے زیادہ رحمت مومن پر ہی کرتا ہے اور ہر یک مصیبت کے وقت اسے سنبھالتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے اور اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور مومن ایک طرف تو فتح مومن ہی کو دیتا ہے اور اس کی عمر اور عافیت کے دن بڑھاتا ہے۔ دشمن کہتا ہے کہ وہ ہلاک ہو جائے اور نابود ہو جائے پر وہ دشمن کو ہی ہلاک کرتا ہے اور اسکی بددعائیں اسی کے سر پر مارتا ہے پر مومن کی دعا کو قبول کر لیتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول کر کے وہ خوارق دکھلاتا ہے جن سے دنیا حیران ہو جاتی ہے۔"

(روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۲۴۴-۴۵)

مصائب و شدائد قبولیتِ دعا کا وقت ہے

متقی اور مومن کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت ہے کہ خدا اُسے کبھی ضائع اور برباد نہیں کرے گا بلکہ اُسے اپنے فضلوں کا وارث بناتے ہوئے اپنی بے بہا نعمتیں، رحمتیں، برکتیں اور انعامات اس پر نازل فرمائے گا۔ اس ضمن میں حضور کا ایک اقتباس پیش ہے!

فرمایا:۔

"ہر ایک صادق کا تجربہ ہے کہ بے قراری اور مظلومانہ حالت کی دعا قبول ہوتی ہے۔ بلکہ صادق کے لیے مصیبت کا وقت نشان ظاہر کرنے کا وقت ہوتا ہے۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۳۲)

خدا کا نشان نزدیک ہے

مومنوں پر دکھوں اور مصیبتوں کا آنا یہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ خدا اس جماعت کو ترقی دینے والا ہے اور ایسا وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے نشانات کے ظہور کا وقت سمجھنا چاہیئے اور ثابت قدم کے لیے اس کی طرف سے خوشخبری ہے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں۔ بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے اور اس شدید بے قراری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے۔ اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے۔ کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں اور جب حد سے زیادہ ان کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر۔ کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اس کے ہو جاتے ہیں وہ ان کے لیے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں وہ ہزار پردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۰)

متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا

متقیوں پر خدا تعالیٰ کے بے شمار انعامات میں سے یہ بھی ہے کہ خدا ان کو برباد نہیں کیا کرتا بلکہ ان کو ترقی پر ترقی دیتا چلا جاتا ہے اور مصائب و تکالیف کے بعد خدا تعالیٰ ان کی جماعت کو زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی دیتا ہے اور نئی شان کے ساتھ وہ جماعت دنیا کے سامنے ابھرتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"سو اے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اُسکے لیے مدد نازل ہوتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

غرض جب مرد صادق و ولی اللہ پر کوئی ظلم انتہا تک پہنچ جائے تو سمجھنا چاہیے کہ اب کوئی نشان ظاہر ہوگا۔"

(راز حقیقت ۱۵۵ - ۱۵۸)

دشمنوں کے حق میں دعا اور صبر کی تلقین

سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے متعلق خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمدؐ! اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو ساری کائنات پیدا نہ کرتا۔ اس محسن انسانیت پر کفار نے جو مظالم ڈھائے اور آپؐ کے صحابہؓ کے ساتھ جو وحشیانہ سلوک کیا گیا اس سے روح کانپتی ہے۔ آپؐ کو خدائے عزوجل کا نام بلند کرنے سے روکا گیا خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ تھی بیہودہ اور ناپاک الزامات لگائے جاتے۔ دن رات گندی گالیاں دی جاتیں۔ اور صحابہؓ کو دردناک دکھ دیئے جاتے سرِعام شہید کر دیا جاتا۔ گھروں سے بے گھر کرنا جائیدادیں تباہ کرنا وغیرہ ایسی باتیں تو ان کے لیے خاص اہمیت کی حامل نہ تھیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس دل و جان سے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے ہجرت کرنا پڑی۔ یہ وہی شہر تھا جس کی طرف ہجرت مکہ کے وقت یہ فرماتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے کہ اے مکہ تو مجھے بہت عزیز ہے تجھے چھوڑنے کو دل تو نہیں چاہتا مگر تیرے رہنے والے مجھے رہنے نہیں دیتے۔

ان نامساعد حالات میں خدا مومنوں کو صبر کی تلقین فرماتا ہے اور ساتھ ہی ایسے مواقع پر مومنوں کو دشمنوں کے حق میں دعا کرنے کا ارشاد ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

(البقرہ)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ کی) مدد مانگو اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عدیم النظیر نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ ایک مشہور واقعہ طائف کا ہے جب وہاں کے غنڈوں نے آپؐ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا حتیٰ کہ آپؐ کے جسم مبارک سے خون جاری ہونے لگا۔ اس شدید درد اور دکھ کی حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے فرشتے کا نزول ہوتا اور اس کا یہ کہنا کہ اے محمدؐ! اگر آپؐ اجازت دیں تو میں ان دو پہاڑوں کو آپس میں ٹکرا کر اس بستی کا نام مٹا دوں۔ مگر ہزاروں رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اس محسن اعظمؐ پر کہ اس غم اور تکلیف کی حالت میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا اور اہلِ طائف کے لیے دعا کرتے ہوئے اس عذاب سے انکو نجات دلائی

خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں پر برکات کا نزول فرماتا ہے اور ان کے درجات کو بڑھاتا ہے مگر دوسری طرف اس صبر کے نتیجہ میں ظالموں اور تکذیب کرنے والوں کو شدید دردناک عذاب کی اطلاع دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(الاحقاف ۳۶)

ترجمہ:۔ "پس (اے نبی!) تو بھی (اسی طرح) صبر کر جس طرح پختہ ارادے والے رسول (تجھ سے پہلے) صبر کر چکے ہیں اور ان کے لیے (یہ دعا نہ کر) کہ ان پر جلدی عذاب آجائے جس دن وہ اپنے موعودہ عذاب کو دیکھیں گے ان کی حالت ایسی ہوگی کہ وہ اس دنیا میں بہت تھوڑا سا وقت رہے ہیں یہ بات (ان کفار کے لیے) محض ایک نصیحت کے طور پر کہی گئی ہے۔ اور فاسق قوم کے سوا کسی کو ہلاک نہیں کیا جاتا۔"

اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے تین اہم باتیں بیان فرمائی ہیں۔

۱۔ نبیوں کو دکھ اور تکالیف دینا کوئی نئی بات نہیں بلکہ خدا فرماتا ہے کہ اے نبی! یہ تو تجھ سے پہلے بھی ہوتا آیا ہے کہ جب کسی نے ماموریت کا دعویٰ کیا فوراً اس کی قوم نے اس کی تکذیب کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی تکالیف دینا شروع کر دیں۔ اس پر بھی وہ صبر کرتے رہے۔ اے نبی! ہم بھی تجھ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ تو بھی ان کی طرح صبر کر۔

۲۔ تو ان کے لیے یہ دعا نہ کر کہ خدا تعالیٰ ان پر جلد عذاب نازل فرمائے بلکہ خدا تو سب کچھ جانتا ہے اور ان کو مہلت دے رہا ہے تاکہ وہ اور گناہ کر لیں۔ خدا کی گرفت بڑی سخت ہے اور اس نے ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور جب وہ اپنے موعودہ عذاب کو دیکھیں گے تو انکی حالت ایسی ہوگی کہ گویا وہ اس دنیا میں بہت تھوڑا سا وقت رہے ہیں۔

فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۔

۳۔ مومنوں اور متقیوں کے لیے خدا کی طرف سے بشارت ہے کہ متقی خدا تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میں ہیں مگر دوسری طرف خدا یقیناً فاسق قوم کو ہلاک کرے گا۔ اور وہ کسی صورت میں بھی اس عذاب سے بچ نہیں سکیں گے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لیے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لیے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لیے دعا کرنا یہ بھی سنتِ نبویؐ ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔"

(ملفوظات جلد ۳ ص۹۶ تا ۹۷)

اپنے علاوہ کسی اور کے لیے خواہ کوئی دوست ہو یا دشمن دعا کرنا بہت فائدے کا موجب بنتا ہے ایک تو اپنی دعا کو تقویت ملتی ہے دوسرا دعا کا فائدہ کسی کو ہدایت کی توفیق ملنا ہے۔ اور تیسرا فائدہ دعا کرنے والے کی عمر میں اضافہ ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ۔

اس ضمن میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک حوالہ پیش ہے۔

فرمایا:۔

"دوسروں کے لیے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص۷۴)

ہمارے پیارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی احباب جماعت کو اپنے خطبات اور پیغامات کے ذریعہ دعا کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

؎ غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

اے میرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

ہمارے پیارے آقا کی ایک بہت ہی پیاری نصیحت بھی ہے۔ اس لئے پیارے اطفال بھائیو! آپ پہلے سے بڑھ چڑھ کر دینی کاموں میں حصہ لیں۔ اور نمازیں پڑھیں، تلاوت قرآن کریم کریں اور اپنے اللہ سے بہت پیار کریں۔

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد

مکرم نصیر الدین صاحب بھٹی، مربی سلسلہ:

تربیت کا لفظ رب سے بنا ہے۔ اس کے معنی ہیں غذا دے کر پرورش کرنا اور اخلاق کو بہترین طور پر سنوارنا۔ یعنی اس لفظ میں جسمانی اور اخلاقی و روحانی دونوں ترقیات شامل ہیں اور ان دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

تربیت کے لئے کن اقدامات کے کرنے کی ضرورت ہے سو معلوم ہونا چاہیئے کہ بچپن ایک ایسا زمانہ ہے جو کہ تربیت کے لئے سنہری موقعہ ہے اس وقت بچہ ایک کونپل کی طرح ہوتا ہے کہ جس طرف اس کو موڑنا چاہیں وہ موڑی جاسکتی ہے جب درخت بن جائے تو وہ آسانی سے مڑ نہیں سکتا۔ انسان کی مثال گیلی مٹی کی سی ہے کہ جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں آسانی سے ڈھل جاتی ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو جس طرح اس کے دوسرے اعضاء آنکھ کان ہاتھ ٹانگ وغیرہ کام شروع کر دیتے ہیں اسی طرح اس کا دماغ بھی کام شروع کر دیتا

پس اصل اور بنیادی تربیت وہ ہے جو بچہ کی ابتدائے پیدائش سے کی جائے۔ بچہ اپنے والدین کی اور اپنے ماحول کی ہر بات کو دیکھتا سنتا محسوس کرتا اور اس کے بہت گہرے اثرات قبول کرتا ہے۔ پس اخلاق کی بنیادیں بچپن ہی سے رکھی جاتی ہیں اور پھر ان بنیادوں پر اخلاقی اور روحانی عمارت تعمیر کرنا آسان ہو جاتا ہے ابتدائی زمانہ میں بچہ اپنی ماں کا اثر بہت قبول کرتا ہے۔ گویا ماں کے دودھ کے ساتھ ساتھ اس کے اخلاق بھی اس کا جزو بدن بنتے ہیں پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچوں کی تربیت اچھی ہو تو ہمیں وہ اصول اپنانا چاہیئے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔ فرمایا کہ بیوی کے انتخاب میں چار باتیں مدنظر رکھی جاتی ہیں۔ بعض لوگ تو کسی عورت کے مال و دولت کی وجہ سے اس کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش کرتے ہیں اور بعض لوگ عورت کے حسب و نسب و خاندان کی وجہ سے شادی کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں۔ بعض لوگ عورت کے حسن و جمال پر اپنے انتخاب کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور بعض عورت کے دین اور اخلاق کی وجہ سے بیوی کا انتخاب کرتے ہیں۔ سو اے مرد تو دین دار اور با اخلاق رفیقہ حیات چن کر اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کی کوشش کر ورنہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلود رہیں گے۔ (بخاری)

اس حدیث میں بھی عورت کے دین یعنی اچھے اخلاق کو مدنظر رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ وہ عورتیں جن کی دینی حالت اچھی نہیں ہوتی ان کی اولاد اخلاقی اور دینی اعتبار سے ہمیشہ کمزور رہ جاتی ہے سوائے اس کے کہ خدا تعالےٰ رحم کرکے اس کو بچالے۔ تربیتی نقطہ نگاہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم پر عمل کرنے کی سخت ضرورت ہے ورنہ ہم آئندہ نسل کی صحیح معنوں میں حفاظت نہ کر سکیں گے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولادیں خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے والی ہوں اور ان مقاصد کو پورا کرنے والی ہوں جو حضرت اقدس بانی سلسلہ نے ہمارے سامنے رکھے ہیں تو ہمیں سب سے پہلے اولاد کی شادیوں میں اس اصول کی پابندی کرنی چاہیئے۔ دینی اور اخلاقی حالت میں ہم اس کو اولیت دیں اور باقی چیزوں کو ثانوی حیثیت دیں۔

بچوں کی تربیت میں دوسرا اصول یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ان کے سامنے اچھا نمونہ دکھایا جاوے۔ اگر بچہ کے سامنے دن رات صبح و شام اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہوگا تو اس کے اخلاق اچھے ہو جائیں گے اور وہ اچھی چیزوں اور باتوں کو پسند کرے گا۔ اور برائی سے نفرت کرے گا۔ والدین کا ذاتی اور اخلاقی نمونہ بچوں کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے اگر بچے کے والدین بچے کے سامنے برے اخلاق کا مظاہرہ کریں گے جھوٹ بولیں گے یا خلاف شرع کام کریں گے تو بچے بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جائیں گے۔ پس بچوں کی تربیت کے لئے والدین کو بہت ہی اچھا نمونہ دکھانا چاہیئے۔

بچوں کی تربیت کا تیسرا اصول یہ ہے کہ انہیں شروع سے ہی نماز اور قرآن کا پابند بنایا جائے اور دینی تعلیم دینی شروع کر دینی چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھانی شروع کر دینی چاہیئے اور دس سال کی عمر میں اگر نماز نہ پڑھیں تو ان کو سزا دینے کا بھی حکم ہے اور ان کو الگ بستر پر بھی سلانے کا حکم ہے۔ اگر ہم حضور کے اس ارشاد پر عمل کرنا شروع کر دیں تو بچوں میں نماز کی عادت پیدا ہو جائے گی اور جب وہ بڑے ہو جائیں گے تو پھر نمازیں پڑھانے میں دقت محسوس نہ ہوگی۔ اخلاقی اور روحانی نشوونما کے لئے جو چیز سب سے اہم ہے وہ نماز ہے۔ نماز کے ساتھ قرآن پڑھانا اور دینی معلومات سے آگاہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ بچوں میں حفظ کا مادہ بہت ہوتا ہے۔ اور جو بات ان کو یاد کرائی جائے بڑی آسانی سے یاد کر سکتے ہیں جب بچہ بڑی عمر کا ہو جاتا ہے تو پھر یاد نہیں کر سکتا۔

بچوں کی تربیت کا چوتھا اصول یہ ہے کہ بچوں میں خود اعتمادی اور عزت نفس کا احساس پیدا کیا جائے اگر یہ جذبہ ان میں پیدا نہ کیا جائے تو مستقبل میں ان کے کندھوں پر جو بوجھ پڑنے والے ہیں وہ ان کو نہ اٹھا سکیں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ۔

یعنی اپنی اولاد کی عزت کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو بچوں کو سزائیں دے کر یا گالیاں دے کر یا پھر بدسلوکی کرکے ان کی عزت نفس کے احساس کو کچلنا نہیں چاہیئے بلکہ محبت اور پیار سے عزت کا سلوک کرنا چاہیئے اور یہ بھی خیال رہے کہ وہ کہیں پیار و لاڈ سے بدتمیز نہ ہو جائیں۔

پس بچوں کے بارہ میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ ان میں خود اعتمادی پیدا کرنی چاہیئے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔ تا وہ ہماری قوم کے مفید افراد بن سکیں۔

تربیت اولاد کے بارہ میں پانچواں اور اہم اصول یہ ہے کہ والدین اپنے بچوں کے لئے باقاعدگی سے دعائیں کیا کریں۔ والدین کی دعاؤں سے زیادہ مؤثر کوئی حربہ نہیں۔

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں داخل ہونے والے احمدی طلباء متوجہ ہوں

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں ایم بی بی ایس فرسٹ ایئر میں داخل ہونے والے طلبہ کے انٹرویو ۲ تا ۹ جون ۱۹۸۴ء ہو رہے ہیں۔ اس سال داخل ہونے والے احمدی طلبہ مندرجہ ذیل پتوں پر رابطہ قائم کریں۔

۱۔ طاہر احمد ابن مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساکن ربوہ ہسپتال فیصل آباد۔
۲۔ مرزا سلطان احمد ابن مکرم مرزا خورشید احمد صاحب [illegible]
۳۔ عبدالحی ابن مکرم عبدالستار صاحب ۱۴۲ گلشن کالونی نزد تھانہ گلبرگ فیصل آباد
۴۔ سلطان احمد مبشر ابن مکرم دوست محمد صاحب شاہد ۳۲ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ

خدمت خلق

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے یا کسی بھائی سے ملنے جاتا ہے اللہ کی رضا کی خاطر تو اللہ تعالےٰ کا منادی صدا لگاتا ہے کہ تو خوش رہے۔ تیرا چلنا مبارک ہو جنت میں تیرا ٹھکانہ ہو۔ (ترمذی باب ما جاء فی زیارۃ الاخوان)

پیارے اطفال بھائیو! آپ بھی زیادہ سے زیادہ مریضوں کی عیادت کیا کریں تا اللہ تعالےٰ ہم سے راضی ہو جائے۔

(سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم میاں محمد شفیع صاحب مرحوم

از مکرم شریف احمد ابن بابو قاسم الدین صاحب - سیالکوٹ

مکرم میاں محمد شفیع صاحب (مرحوم) بکس میکر سیالکوٹ شہر مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۸۴ء کو دن کے دس بجے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۰ سال کے قریب تھی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

وفات یافتہ بزرگوں کا ذکر خیر کرنا دینی تعلیمات کا حصہ ہے۔

مرحوم نے سال ۱۹۳۹ء میں وصیت کی تھی۔ میاں محمد شفیع صاحب پیدائشی احمدی تھے اور سیالکوٹ شہر کے ایک مخلص خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

سیالکوٹ شہر کے مردم خیز خطہ میں بڑے بڑے مخلص جاں نثار، وفادار سلسلہ احمدیہ کے خادم خدا تعالیٰ کے نیک بندے پیدا ہوئے اور اپنے اپنے وقت میں انہوں نے جماعت کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ اس سلسلہ کی دو کڑیاں ایک میاں عبدالحمید صاحب مرحوم پسر میاں فیروز دین صاحب مرحوم سیالکوٹ اور دوسرے میاں محمد شفیع صاحب مرحوم تھے۔ جماعت کے کاموں میں ہر وقت پیش پیش رہتے تھے۔ اور سلسلہ کے لیے انتہائی غیرت رکھنے والے تھے۔

آپ کا لباس ہمیشہ صاف ستھرا ہوتا تھا سادہ زندگی گزارنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ عفو و درگزر۔ رفق و مدارات۔ تحمل اور برداشت اپنوں اور بیگانوں کی خیر خواہی اور ہمدردی مشکل حالات میں ہمیشہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنے والے تھے۔ مرحوم نے اپنی ساری زندگی میں نماز اور روزہ ترک نہ کیا تھا بلکہ دوسروں کو بھی نماز باجماعت پڑھنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ خود صاحب علم اور دیندار تھیں گورنمنٹ احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ شہر میں معلمہ تھیں۔ دونوں میاں بیوی جلسہ سالانہ پر ہر سال جانے کی عید سے زیادہ خوشی کرتے تھے اور کئی دن پہلے اس کے لیے تیاری کیا کرتے تھے اور سارا پروگرام جلسہ سنا کرتے تھے واپس گھر آ کر تبصرہ کیا کرتے تھے۔ خاندان حضرت اقدس بانی سلسلہ سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ دونوں میاں بیوی موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر تحریک میں میاں بیوی ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ آپ نے اپنی یادگار دو لڑکے محمد سلیم صاحب۔ محمد اشرف صاحب اور دو لڑکیاں بشریٰ بیگم صاحبہ۔ ناصرہ بیگم صاحبہ چھوڑی ہیں جو شادی شدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صاحب اولاد ہیں۔ ہر دو پسران نے اپنے والدین کی خدمت کرنے میں کبھی شکایت کا موقعہ نہ دیا بلکہ جان سے زیادہ عزیز رکھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے میاں بیوی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا کفیل و کارساز ہو اور انہیں مرحوم والدین کے نقش قدم پر چلنے کی ہمیشہ توفیق ملتی رہے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

مکرم عبدالمنان راشدی صاحب کمرشل آفیسر کرسینٹ بورڈز لمیٹڈ فیصل آباد ابن مکرم شیخ احمد اللہ صاحب آف قادیان مورخہ ۲۱ مئی بوقت دس بجے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ ۲۲ مئی کو ربوہ میں ادا کی گئی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم بہت ہی با اخلاق، علم دوست، ہمدرد اور دوست نواز تھے۔ مرحوم کے دو صاحبزادے مکرم شاہد محمود راشدی صاحب مکان نمبر ۲۶۸ سٹریٹ ۷۵ جی/۹۳ اسلام آباد اور مکرم ارشد داؤد راشد صاحب کرسینٹ شوگر ملز فیصل آباد ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کریں نیز اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین!

خدا تعالیٰ بندوں کی دعا قبول کرتا ہے

"اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ : ترجمہ: دعا مانگو میں قبول کروں گا۔"

اب یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو سکتی ہے اور دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے اور ہزارہا کیا کل کام دعا سے نکلتے ہیں ..... جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہنچتی ہے تو وہ فطرتاً اور طبعاً اعمال حسنہ کی طرف رجوع کرتا ہے اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے جو اسے بیدار کرتا اور نیکیوں کی طرف کھینچے لیے جاتا اور گناہ سے ہٹاتا ہے جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربے کے ذریعہ سے پا لیتے ہیں۔ اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربی ربی کہہ کر اسکو پکارتا اور دعائیں مانگتا ہے تو وہ رؤیائے صالحہ یا الہام صحیح کے ذریعہ سے ایک بشارت اور تسلی پا لیتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہنچے تو وہ قبول ہو جاتی ہے دعا، صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے اور کروڑہا صلحاء اور انبیاء اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵۸)

(نظارت اصلاح و ارشاد)

یاد رفتگان

ایک نافع الناس بزرگ کی یاد میں

از مکرم بشیر احمد خان صاحب — ربوہ

موت کی بوقلمونیاں ہر دم جاری و ساری ہیں۔ اگرچہ زندگی فرشتۂ موت کی یخ بستہ انگلیوں کا ہر لحظہ مزا چکھ رہی ہے اور ذی روح بظاہر ہر دم اقرار کرتا ہے کہ زیست کو موت سے چارہ نہیں مگر پھر بھی جب کوئی اپنا پیارا اور مونس و غمخوار اس حادثے سے دوچار ہو جاتا ہے تو بے اختیار دل چلا اٹھتا ہے کہ ارے انہیں بھی موت نے نہ چھوڑا! کچھ ایسی ہی کیفیت مکرم و محترم جناب بابو برکت اللہ صاحب کی اچانک وفات پر گزری۔ ان کی وفات سے ایک شام قبل بابو صاحب کے ساتھ ایک طویل اور روزانہ کی سیر میں مختلف موضوعات پر گفتگو رہی۔ مگر اگلی ہی شام ایک باغ و بہار ہستی موت کی وادیوں میں سیر کے لیے رواں دواں ہو چکی تھی۔

بابو صاحب مرحوم سالہا سال سے ربوہ میں پوسٹ ماسٹر کی خدمت انجام دیتے رہے عرصہ ۱۴ سال سے ریٹائر ہونے کے بعد بھی محض خدمت خلق اور اہل ربوہ کی آسائش کے لیے اپنے گھر میں پوسٹ آفس چلا رہے تھے۔ یہ محض ایک عوامی خدمت کا جذبہ ہی تھا وگرنہ آج کے دور میں جو سرکاری رقم آپ کو ملتی تھی اس پر کوئی بھی کام کرنے کو تیار نہ ہو۔

روزانہ کی مجلس میں یہ امر حیرت سے دیکھا جاتا تھا کہ آپ نے کبھی کسی کا ایک پیسہ بھی ذاتی یا سرکاری حساب میں غیر واجبی طور پر رکھنا گوارا نہ کیا۔ وگرنہ آج عام مشاہدے میں آتا ہے کہ شاذ ہی کوئی ادارہ ہو جو سکوں کی صورت میں معمولی سی رقم گاہک کو واپس کرتا ہو۔ مگر آپ کے پاس جب سکے نہ ہوتے تو ڈاک ٹکٹ خواہ وہ ۵ پیسے کی مالیت کا ہی کیوں نہ ہو گاہک کو دے کر حساب ہر دم صاف رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ راقم الحروف کی معقول رقم فرش پر گر گئی اور پتہ نہ چلا جسے بابو صاحب نے اگلے روز ہی مجھے واپس کر دیا۔ سلسلہ کے ایک بطل جلیل حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم آپ کے برادر اکبر تھے۔ اس نسبت سے آپ کے پاس روایات سلسلہ کا ایک بھرپور خزانہ موجود تھا۔ جسے سیر کے دوران آپ اپنے دلکش انداز سے تقسیم کیا کرتے تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گزشتہ ۷۵ سالہ تاریخ کے آپ چشمدید گواہ و امین تھے۔ آپ کے انداز گفتگو میں ایک بھرپور مزاح اور زندہ دلی کی چاشنی ملتی تھی۔ خواہ کوئی کیسا ہی تلخ یا غضبناک حالت میں ہوتا آپ سے چند لمحات کی ملاقات میں ہی اپنا غم بھول جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ذات باری آپ کی مغفرت فرمائے اور جنت میں بلند مراتب بخشے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ !

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۵۲۸

میں فیض محمد صادق ولد عطا محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ وکالت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴ میکلوڈ روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸۳ ۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ مکان پلاٹ ۱۵۲ آر ۳۱-۵ واقع ۴ میکلوڈ روڈ جی پی او لاہور جس کی موجودہ قیمت صدر انجمن احمدیہ خود تشخیص کرائے

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت وکالت و پنشن مل رہے ہیں اور میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ دا خل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ ۲/۸۴ سے منظور فرمائی جائے

الجسد

فیض محمد صادق ۴ میکلوڈ روڈ جی پی او لاہور

گواہ شد نمبر ۱ سید بہاول شاہ صاحب سیکرٹری دفتر ناظر وصیت ۲۸۰۴۷

گواہ شد نمبر ۲ مظہر علی صاحب وصیت ۱۹۸۰۴۷

مسل ۲۵۵۲۹

میں دریا خاتون زوجہ ڈاکٹر رفیق محمد صاحب محمود قوم میمن پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۵۹ ساکن قمر آباد ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) سلائی مشین مالیتی -/۱۰۰۰ روپے
(۲) زیور طلائی ۳ تولہ مالیتی -/۷۲۰۰ "
(۳) گھڑی مالیتی -/۷۰۰ روپے
(۴) حق مہر -/۵۰۰۰۰ روپے

کل جائیداد -/۵۸۹۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الاعلان

دریا خاتون زوجہ ڈاکٹر رفیق محمد محمود ساکن قمر آباد بالمقابل مرو ضلع نوابشاہ

گواہ شد نمبر ۱۔ رانا فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ قمر آباد ضلع نوابشاہ وصیت ۲۳۴۶۵

گواہ شد نمبر ۲۔ کریم بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ قمر آباد سندھ وصیت ۱۶۵۳۷

مسل ۲۵۵۳۰

میں محمد اسد اللہ ولد عبد الہادی ساجد صاحب قوم جانڈیو پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قمر آباد ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زرعی زمین چار ایکڑ مالیتی -/۸۰۰۰۰ روپے
۲۔ ہومیو کلینک واقع قمر آباد مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ بارہ سو روپے ماہوار بصورت میڈیکل پریکٹس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ ۲/۸۴ سے منظور فرمائی جائے

الجسد

ڈاکٹر محمد اسد اللہ ولد عبد الہادی ساجد صاحب قمر آباد ضلع نوابشاہ

گواہ شد نمبر ۱ رانا فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ حلقہ قمر آباد ضلع نوابشاہ وصیت ۲۳۴۶۵

گواہ شد نمبر ۲ کریم بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ قمر آباد ضلع نوابشاہ وصیت ۱۶۵۳۷

مسل ۲۵۵۳۱

میں غلام کبریٰ زوجہ چوہدری شبیر احمد صاحب قوم راجپوت رانا پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت مئی ۱۹۵۳ء ساکن قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ ۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر -/۲۰۰ روپے
۲۔ دو تولہ زیور مالیتی -/۴۵۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاعلان

غلام کبریٰ زوجہ چوہدری شبیر احمد صاحب قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد نمبر ۱۔ قریشی داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ حلقہ قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد نمبر ۲۔ غلام سرور صاحب صدر جماعت احمدیہ قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ

مسل ۲۵۵۳۲

میں تسنیم کوثر زوجہ بشارت اللہ میر صاحب قوم سید جوجٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر دس ہزار روپے بذمہ خاوند محترم
۲۔ زیورات طلائی آٹھ تولہ مالیتی سولہ ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاعلان

تسنیم کوثر مہر منزل گلی بالمقابل کیپری سینما عظمت واسطی روڈ ملتان

گواہ شد نمبر ۱۔ بشارت اللہ صاحب میر خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۳۴۴۹

گواہ شد نمبر ۲ اللہ بخش صاحب موصی ۵۰۵۸

مسل ۲۵۵۳۳

میں ملک عبد الوحید ولد ملک عبد الحمید صاحب قوم گکے زئی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ ۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الجسد

ملک عبد الوحید مکان نمبر ۴ امین سٹریٹ ۵ رحمانپورہ لاہور

گواہ شد نمبر ۱ سردار خان صاحب وصیت ۵۶۳۲

گواہ شد نمبر ۲ عبد الحفیظ صاحب ملک وصیت نمبر ۲۵۲۸۸

یتیم کی خبر گیری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور وہ شخص جو یتیم کی دیکھ بھال میں لگا رہنے والا ہے۔ جنت میں اسطرح ہوں گے آپ نے اسکی وضاحت کی غرض سے شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھایا۔

(بخاری باب فضل من یعول یتیما)

(سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلاء کسی خطرہ کا موجب نہیں ہوتے بلکہ ترقیات کا پیش خیمہ ہوتے ہیں:

اگر تم تقویٰ کی راہ پر قدم مار رہے ہو تو ابتلاء تمہارے لئے خوف و خطر کا باعث نہیں ہو سکتے

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:-

"جب ابتلاء تمہاری ترقیات کے لئے آئیں تو پھر تمہیں تباہ ہونے کا ڈر نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر تمہارے نفسوں میں خرابی ہے اور تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں سزا دینا چاہتا ہے تو پھر یقیناً تمہارے لئے مدد نہیں آئے گی۔ لیکن اگر تمہارے نفسوں میں کوئی خرابی نہیں۔ تمہارا ایمان مضبوط ہے تم تقویٰ کی راہ پر قدم مار رہے ہو، وساوس پر تمہیں قابو حاصل ہے تو ابتلاء تمہارے لئے خوف و خطر کا باعث نہیں ہو سکتے۔

درحقیقت ایک سچے مومن پر جب ابتلاء آتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ اس ابتلاء کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی مدد بھی آ رہی ہے۔ مولانا رومؒ نے اسی مضمون کو اس طرح بیان کیا ہے کہ ؎

بر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

یعنی جب کسی قوم پر کوئی آزمائش کا وقت آتا ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے نیچے انعامات کا ایک بہت بڑا خزانہ مخفی ہوتا ہے۔

پس ابتلاء کسی خطرہ کا موجب نہیں ہوتے بلکہ ابتلاء کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اور ترقی عطا کرے گا۔ ڈر اور خوف صرف اپنے نفس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پس ہمیشہ اپنے نفس پر غور کرتے رہنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ آیا اس میں کوئی ایسی بات تو پیدا نہیں ہو گئی جو تباہی کا باعث بن جائے۔ اگر اس میں وساوس پیدا نہیں ہوتے اگر ایمان مضبوط ہے اور دل شکر و امتنان کے جذبات سے پُر ہے تو انسان کو خوش ہونا چاہیئے کیونکہ ایسی حالت میں ابتلاء بہت بڑے انعامات کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ابتلاء آنے پر دل میں وساوس پیدا ہوں اور ایمان میں کمزوری محسوس ہو تو سمجھ لو کہ یہ ابتلاء ترقی کا باعث نہیں بلکہ ہلاکت کا باعث ہے۔ غرض اصل اور حقیقی ایمان وہی ہوتا ہے جو ابتلاؤں میں سے گزرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے کیونکہ اسی کے نتیجہ میں ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۴۶۹ - ۴۷۰)

"ارشاداتِ عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

صدق اور وفا کو طلب کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت میں وفاداری کے ساتھ فنا ہو کر کامل نیستی کی صورت اختیار کرے۔ اس نیستی سے ایک ہستی پیدا ہوتی ہے جس میں وہ اس بات کا حقدار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کہے کہ اَنْتَ مِنِّیْ۔

اصل حقیقت اَنْتَ مِنِّیْ کی تو یہ ہے اور عام طور پر ظاہر یہی ہے کہ ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵ تا صفحہ ۶)

تصحیح

۲۹ مئی ۱۹۸۴ء کے الفضل میں صفحہ ۲ کے آخری کالم کی سطر ۲ تا ۴ میں سہو کتابت سے ایک فقرہ غلط شائع ہو گیا ہے صحیح فقرہ درج ذیل ہے:-

"اس لئے کہ عجب اور خود پسندی ریاکاری یا کسی اور مخفی برائی کے نتیجہ میں اعمال حبط بھی ہو جاتے ہیں اور انسان نیکیاں بجا لانے کے باوجود اجر و ثواب کا مستحق بننے کی بجائے الٹا سزا کا مستوجب بن جاتا ہے۔"

احباب اس کے مطابق تصحیح فرما لیں۔

(ادارہ)

خط و کتابت کرتے وقت
پیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

الفضل کی اشاعت پندرہ (۱۵) بیس (۲۰) ہزار تک پہنچائیے!

کوئی کام ناممکن نہیں

ہمارے پیارے آقا نے "الفضل" کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک لے جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ بظاہر یہ ایک ناممکن حد تک مشکل کام دکھائی دیتا ہے۔ مگر جب حضور ایدہ اللہ کی دعائیں ساتھ ہوں تو خدا کے فضل سے کوئی کام ناممکن نہیں رہتا۔

تمام عہدیداران جماعت اس نظریہ کے تحت کام کریں تو الفضل کی اشاعت حضور کی منشاء مبارک تک بڑھ سکتی ہے۔ احباب کرام و عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرمائیں!

(منیجر الفضل ربوہ)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

الفضل نہ ملنے کی شکایات:

کچھ عرصہ سے متعدد احباب کو شکایت پیدا ہو رہی ہے کہ ان کو اخبار "الفضل" کا پرچہ بذریعہ ڈاک باقاعدگی سے نہیں مل رہا اور بعض کو کچھ عرصہ سے سرے سے مل ہی نہیں رہا۔

خاکسار نے مکرم پی۔ ایم۔ جی صاحب کراچی۔ لاہور۔ پشاور اور پوسٹ ماسٹر صاحب حیدرآباد وغیرہ کو تاریں دے کر توجہ دلائی ہے۔ امید ہے ذمہ دار افسران اس بارے میں توجہ فرما کر شکایات کو جلد از جلد دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ ربوہ سے بذریعہ ڈاک تمام خریداروں کی خدمت میں پرچہ باقاعدگی سے بھجوایا جا رہا ہے۔

بعض پرچے ہمیں ڈاک سے واپس مل رہے ہیں۔ جن احباب کو پرچہ نہ ملتا ہو تو وہ متعلقہ ڈاک خانہ کے افسران سے رابطہ قائم کریں اور ہمیں بھی بذریعہ خط اطلاع دیں۔

(خاکسار۔ منیجر "الفضل" ربوہ)

کیوٹو میڈیسن کمپنی کے مرکزی دفاتر، سیلز آفس اور کلینک کے
اوقات کار موسم گرما میں
صبح 7 بجے سے 1 بجے تک
شام 5 بجے سے 8 بجے تک
ناغہ بروز جمعۃ المبارک۔
کیوٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون 606-607

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ جنرل
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸

نقلی پائلز کیور
بنانے اور بیچنے والے قانون کے مجرم بھی ہیں اور انسانیت کے بھی۔ میری طرف سے صرف کیوٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ پاکستان۔
پائلز کیور PILES CURE
تمام کیورز جن کی تعداد 230 تک پہنچ چکی ہے بنانے اور تقسیم کرنے کا مجاز ادارہ ہے جو جعلساز کیوٹو میڈیسن کے لیبل اور کیش میمو کے بغیر پائلز کیور یا کیوٹو سسٹم کا کوئی بھی دوا بیچ رہا ہو اسے حوالہ پولیس کریں۔ نیز عوام بھی نقلی ادویات بیچنے والے دوکانداروں کی شکایت اپنے علاقہ کے ڈرگ انسپکٹر صاحب کے پاس درج کرائیں۔
کیوٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون 606-607
المعلن ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر موجد کیوٹو سسٹم آف میڈیسن